مولانا قاری خبیب احمد عمرؒ

حمزہ احسانی

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام (جہلم)...... اہل حق کا مضبوط قلعہ...... اور علوم دینیہ کی معیاری درسگاہ ہے...... جامعہ کے بانی فخر اہل السنۃ حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی نور اللہ مرقدہ...... شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے شاگردِ رشید، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز، قائد اہل السنۃ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین نور اللہ مرقدہ کے دست و بازو...... ایک بے باک مجاہد، مسلک اہل السنۃ کے نڈر ترجمان اور...... بلاشبہ یادگار اسلاف تھے...... جامعہ حنفیہ جہاں اہل حق کی آنکھ کا تارہ...... اور مسلک دیوبند کا ترجمان ہے...... وہاں...... یہ ادارہ دین دشمن عناصر کی آنکھوں میں...... ہمیشہ سے کھٹکتا ہے...... ماضی میں...... اس ادارے کے خلاف کئی...... خوفناک سازشیں ہوئیں...... مگر مضبوط عقیدے، اعلیٰ اعمال اور عشق صحابہ کے خمیر سے گندھے ہوئے...... مولانا عبداللطیف جہلمی نور اللہ مرقدہ اور ان کے فرزند و جانشین حضرت مولانا قاری خبیب احمد عمر رحمہ اللہ...... استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے...... چنانچہ ہر طوفان کو منہ کی کھانا پڑی...... حکومتی ایوانوں میں پلنے والے کئی فرعونوں نے جامعہ اور اس کے بانی کو للکارا...... مگر ذلت و رسوائی کے سوا ان کے ہاتھ کچھ بھی نہ لگا...... اور دیکھتے ہی دیکھتے جامعہ حنفیہ کی جڑیں پورے ملک میں پھیل گئیں...... گذشتہ دنوں جامعہ اور اس کے باسیوں پر ایک بہت بڑی آزمائش آن پڑی...... بلاشبہ یہ بہت سخت آزمائش ہے۔

ہمہ وقت فکر دین رکھنے والے جامعہ کے مخلص مہتمم حضرت مولانا قاری خبیب احمد عمر نور اللہ مرقدہ...... رضائے الٰہی سے وفات پا گئے...... گلستانِ علماء کا ایک مہکتا پھول اپنی خوشبوئیں پھیلاتا اچانک پژمردہ ہو گیا۔ وہ اپنے والد محترم مولانا قاضی عبداللطیف جہلمی نور اللہ مرقدہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بالآخر انہی کے پاس پہنچ گئے، ان کے

جانے سے ایک پورا ے خانہ اجڑ گیا ہے۔

کوئی کیوں کسی کا لبھائے دل، کوئی کیوں کسی سے لگائے دل وہ جو بیچتے تھے دوائے دل، وہ دوکان اپنی بڑھا گئے

اہل قلوب اور صالحین کے قافلے بڑی تیزی سے عقبیٰ کی طرف رواں دواں ہیں، دنیا کی ویرانگی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ قاری صاحب تو اپنے لیے صدقاتِ جاریہ کے اونچے پہاڑ اور وسیع محلات بنا کر اپنے اکابر سے جا ملے...... مگر جامعہ حنفیہ بے حد غمگین لگ رہا ہے، اور اس کے منتظمین، اساتذہ وطلباء انتہائی رنجیدہ وافسردہ نظر آرہے ہیں۔ مولانا جہلمی نور اللہ مرقدہ کے بعد حضرت قاری صاحب کی جدائی نے ان سب کو انتہائی غم زدہ اور ناشاد کر دیا ہے۔

بے شک یہ دنیا فانی ہے، "**کل نفس ذائقة الموت**" کے قرآنی ضابطہ کے تحت ہر ایک نے جانا ہے...... اکثر لوگوں کی جدائی کا غم آنکھوں کو رلاتا ہے، مگر قاری صاحب نور اللہ مرقدہ کا صدمہ دلوں کو رلا رہا ہے۔ اُن کے جانے سے کافی کچھ اجڑ گیا ہے۔

بھتیجا ہونے کے باوجود بندہ کو حضرت قاری صاحب نور اللہ مرقدہ کے ساتھ زیادہ رہنے کا موقع نہیں ملا۔ بچپن میں جب کبھی گجرات سے ان کے گھر جہلم جانا ہوتا تو ملاقات ہو جاتی تھی پھر جب میں تعلیم کے سلسلہ میں گھر سے نکلا، تو کبھی کبھی ہی ان کی زیارت وصحبت کا موقع ملتا تھا۔ آخر تک اُن کے ساتھ فقط جزوی رابطہ رہا، اس کے باوجود ان کی شفقت بے انتہاء تھی۔ گزشتہ سال جب وہ خانپور جا رہے تھے تو بندہ نے ان سے گزارش کی کہ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں تو کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے "**دار العلوم مدنیہ بہاولپور**" تشریف لائے۔

ان کی سوانح حیات...... والد مکرم مولانا عبد الحق خان بشیر مدظلہ، عم مکرم مولانا عبد القدوس خان قارن مدظلہ، خال محترم مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر مدظلہ اور اُن کے دیگر رفقاء لکھ سکتے ہیں جو ان کے ہمکار ورفیق رہے۔ بندہ نے تو بس اُن کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر چند سطور تحریر کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی کو قبول فرمالے، آمین۔

حضرت قاری صاحب نور اللہ مرقدہ کی شخصیت اپنے والد مکرم کی تصویر تھی۔ مسلک سے مضبوط وابستگی ان کا ایک خاص وصف تھا، علماء دیوبند سے گہری عقیدت ان کے کمال کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ وہ اکابر کے مسلک ومشرب کے داعی اور منادی تھے۔ نہایت عاقل وفہیم، ذکی ولبیب تھے۔ انہیں بڑے قد آور شاہوں سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ لوگوں اور چھوٹے بچوں تک سے بات کرتے دیکھا گیا مگر ان کی صولت وشوکت، زیبائی ورعنائی، حسن وجمال، جاہ وجلال، اور حلم ووقار کا رنگ یکساں نظر آیا۔

اکثر لوگوں کو معلوم نہیں کہ ان کے جانے سے کتنا بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جنازہ سے قبل دورانِ گفتگو مولانا معاویہ شاہ صاحب مدظلہ (بن حضرت مولانا سید امین شاہ صاحب رحمہ اللہ "مخدوم پور" فرما رہے تھے کہ "جماعت (تحریک خدام اھل السنۃ) کے قائد ہمارے حضرت رحمہ اللہ کے حکم کے مطابق اگرچہ قاضی ظہور الحسین صاحب ہی ہیں مگر حقیقی طور پر جماعت کو چلانے والے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ ہی تھے"۔ "بجلی" مشین کے ہر پرزے کو چلاتی ہے مگر نظر نہیں آتی، یہی حال حضرت قاری صاحب رحمہ للہ کا تھا۔ اس لیے عام لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ ایک عالم دین فوت ہو گیا ہے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ ایک چمن ویران ہو گیا ہے، اہل باطل کے سامنے سے ایک سد سکندری ہٹ گئی ہے، دین کے خادم بہت ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ہوں گے، مگر مسلک حق کی خاطر تن من دھن کی بازی لگانے والا کوئی کوئی ہوتا ہے۔ جو مقصود و مطلوب کی خاطر خود کو بھی بھلا دیتا ہے۔ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ اپنے والد محترم کی طرح دین اور مدرسہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے تھے، مسلکاً پختہ حنفی اور متصلب دیوبندی تھے۔ صحابہ کرام، ائمہ محدثین، مفسرین، فقہاء اور اکابر علماء دیوبند کی سچی اور دیوانہ وار محبت ان کی رگ رگ میں دوڑتی تھی۔ دینی غیرت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جو ان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتی تھی۔ چنانچہ ختم نبوت کا تحفظ، عظمت صحابہ اور ناموس اہل بیت اطہار کی حفاظت اور مسلک دیوبند کا دفاع اور پرچار اپنے اکابر کی طرز پر کرتے تھے۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کا تعلق ایک دینی خاندان سے تھا۔ باطنی حسن کے ساتھ رب تعالیٰ نے آپ کو ظاہری حسن سے بھی خوب نوازا تھا۔ چمکتی سفید داڑھی حسین و منور چہرے پر بہت ہی بھلی لگتی تھی۔ اور یہ حسن و جمال وفات کے بعد بھی اس طرح قائم و دائم تھا۔ حُسنِ خَلق کے ساتھ ساتھ حُسنِ خُلق سے بھی رب نے آپ کو نوازا تھا۔ کئی مواقع پر آپ کے "اخلاق حسنہ" دیکھ کر دل جھوم اٹھتا تھا۔ اللہ نے آپ کو دانائی اور عقلمندی سے بھی خوب نوازا تھا جو آپ کے قول و فعل اور گفتار و کردار سے ٹپکتی تھی۔

آپ باغ و بہار شخصیت کے حامل ایک عالم حقانی ہونے کے ساتھ ساتھ فرقِ ضالہ اور مذاہب باطلہ کے مقابلے میں ڈٹ جانے اور سینہ سپر ہو جانے کی شان کے بھی حامل تھے۔ عقائد و اعمال میں آپ نے ہمیشہ "اہل حق" کی اتباع کی۔ آپ خوف ڈر اور بزدلی سے بہت دور "میدانِ حق" میں نعرہ ہائے مستانہ بلند کرتے تھے اور جب کسی بات کو حق سمجھتے تو اس کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ خدام اہل السنۃ کے بانیین کی طرح آپ بھی اپنے مشن پر ڈٹے رہے۔ اور ہر فتنہ کے خلاف بھرپور کردار ادا کیا، آپ کے جنازہ قبل سے دورانِ خطاب مولانا

قاری حنیف جالندھری مدظلہ نے فرمایا ''حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ مسلکی لحاظ سے بہت پختہ تھے، مجھ سے ہمیشہ یہ مطالبہ کرتے کہ مماتیوں کو وفاق سے خارج کیا جائے، یہ ہمیں دینی اور مسلکی نقصان پہنچا رہے ہیں''۔

آپ نے اپنے والد مکرم کی وفات کے بعد "جامعہ حنفیہ" "تحریک خدام" اور تین اضلاع (جہلم، چکوال، گجرات) میں "وفاق المدارس العربیہ" کی اہم ذمہ داریوں کو سعادت سمجھ کر قبول کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی محنت اور خدمات کا دائرہ جہلم سے برطانیہ تک پھیل گیا، حضرت جہلمی رحمہ اللہ کی وفات ایک نا قابل تلافی نقصان تھا مگر آپ نے ''جامعہ حنفیہ'' اور اس کی تقریباً 100 شاخوں کو ویران نہ ہونے دیا اور دن رات ایک کر کے ان کے مشن و موقف کو آگے بڑھاتے رہے۔ اللہ کرے اب حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے بعد بھی ''جامعہ حنفیہ'' اسی طرح سرسبز و شاداب رہے۔ اور مسلک حق کی ترجمانی اور اشاعت دین کے فرائض سرانجام دیتا رہے۔ آمین ثم آمین

آپ کے سانحہ ارتحال سے جو نقصان ہوا ہے بظاہر تو اس کا ازالہ مشکل ہے، لیکن خداوند قدوس کے سامنے یہ کوئی مشکل نہیں، اس کی شان تو "یداہ مبسوطتان" ہے،۔ ماضی قریب میں ہمارے اکابرین میں سے بڑی شخصیات کے جانے کے بعد بظاہر لگتا تھا کہ ان کے انتقال سے پیدا ہونے والے خلاء شائد کبھی نہ پورے ہو سکیں، لیکن قدرت نے ان خلاؤں کو پر فرمادیا۔ اور ان اکابرین کا نعم البدل نہیں تو بدل عطا فردیا۔ ہمیں اُمید ہے کہ اللہ رب العزت قاری صاحب رحمہ اللہ کے فرزندوں کے ذریعے اس خلا کو ضرور پورا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے رفع درجات اور ان کے چھوڑے ہوئے مسلکی اور دینی کام کے تاقیامت پھلتے پھولتے رہنے کے لئے دعاء کرتے رہیں، اللہ کرے ان کی اولاد ان کی خلف الرشید ثابت ہو۔ اور ان کے بیٹوں کے ذریعے ان کے ''صدقات جاریہ'' جاری وساری رہیں۔ آمین ثم آمین

☆☆☆